السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

''مغربی جرمنی سے نثار احمد صاحب لکھتے ہیں کہ ''اگر کوئی عیسائی فوت ہوجائے تو اس کی آخری رسوم میں مسلمان کس طرح شرکت کرسکتا ہے۔ نیز کیا مسلمان اس کی بخشش کے لئے دعا کرسکتا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

غیر مسلم چاہے عیسائی ہو یا یہودی یا ہندو اور سکھ ان کے جنازے میں مسلمان کے لئے شرکت جائز نہیں اور اپنے مخصوص طریقے اور مذہب کے مطابق آخری رسومات ادا کرتے ہیں جنہیں اسلام درست نہیں سمجھتا۔ اس لئے مسلمان کے لئے ان کی کسی بھی مذہبی رسم میں شرکت صحیح نہ ہوگی۔

ہاں البتہ غیر مسلموں کی موت پر ان کے ورثاء اقربا کے ساتھ اظہار ہمدردی و تعزیت جائز ہے۔ اس کی اجازت دو باتوں کی بنا پر ہے

اول : یہ کہ اسلام ہمدردی و خیر خواہی کا دین ہے اور انسانی ہمدردی کے تحت مسلمان دوسروں کے دکھ و غم میں شریک ہوسکتا ہے اور ان کے پاس جا کر اظہار افسوس کرسکتا ہے۔

دوم : یہ کہ اس طرح غیر مسلموں پر اسلام اور مسلمانوں کے بارے میں اچھے تاثرات قائم ہوں گے اور اسلام کی طرف ان کے اندر اس احسن اخلاق کی وجہ سے رغبت و توجہ پیدا ہوسکتی ہے۔ اسلام بنیادی طور پر بد اخلاقی اور بے رخی کو پسند نہیں کرتا اس لئے ایسے مواقع پر غیر مسلموں سے اسلامی اخلاق کے مطابق ہی معاملہ کرنا چاہئے۔

اسی طرح اگر کوئی شخص معلومات کے لئے ان کی آخری رسومات میں جاتا ہے یعنی خود شریک تو نہیں ہوتا لیکن قریب سے ان کے طریق کار کو دیکھتا ہے تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں۔ بہر حال بنیادی بات یہی ہے کہ انسانی جان سمجھ کر ان سے اظہار افسوس و ہمدردی کیا جاسکتا ہے۔ اس سلسلے میں بخاری شریف کی ایک حدیث سے بھی استدلال کیا جاسکتا ہے۔

حضرت سہل بن حنیفؓ اور حضرت قیس بن سعدؓ قادسیہ میں بیٹھے ہوئے تھے۔ ان کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو وہ کھڑے ہوگئے۔ انہیں بتایا گیا کہ یہ تو ذمی تھے یعنی غیر مسلم تو انہوں نے فرمایا :

(ان رسول اللہ ﷺ مرت بہ جنازہ فقام فقیل لہ انہا جنازة یہودی فقال الیست نفسا۔ (فتح الباری ج ۳ کتاب الجنائز باب من قام لجنازة یہودی ص ۵۳۳ رقم الحدیث ۱۳۱۲

''رسول اکرم ﷺ کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو آپ کھڑے ہوگئے۔ لوگوں نے کہا یہ تو یہودی کا جنازہ تھا۔ آپ نے فرمایا کیا یہ ایک جان نہیں تھی؟''

اب یہاں یہ مراد نہیں کہ آپ یا صحابہ کرامؓ ان سیتوں کے احترام کے لئے کھڑے ہوئے تھے بلکہ یہ قیام دراصل موت کے اثر کو قبول کرنا اور اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ پر ایمان کے اظہار کی نشانی کے طور پر تھا۔ ابن حبان کی ایک روایت میں اس کی وضاحت بھی ہے کہ ''انما تقومون اعظاما للذي يقبض الارواح'' (ابن حبان موارد الظمان کتاب الجنائز باب القیام للجنازة رقم ۷۰۰)

''یہ قیام دراصل اس ذات کی تعظیم کے لئے ہے جو روحوں کو قبض کرتا ہے۔''

اسی طرح غیر مسلموں سے تعزیت کرنا اور ان کے پاس جا کر اظہار ہمدردی کرنا۔ یہ ان کی بڑائیہ نہیں' بلکہ اس میں جہاں ایک طرف انسانی ہمدردی کا پہلو اور اسلام کے اخلاقی نظام کا ایک حصہ ہے' وہاں دوسری طرف موت کے احساس کو عام کرنا اور جس ذات کے قبضے میں موت وحیات ہے' اس کی تعظیم کرنا ہے اور قدرت الٰہی کا اعتراف و اقرار برابر ہے چاہے کسی مسلمان کی میت کہ وجہ سے ہو یا عیسائی کی میت سے۔

بہر حال اس طریقے سے عیسائی کی موت پر مسلمان کی شرکت جائز ہے مگر ان کی مذہبی رسومات میں شریک ہونا درست نہیں۔

اسی طرح قرآن حکیم کی واضح نص ہے کہ مشرکین و کفار اور منافقین کے لئے بخشش کی دعا کی اجازت نہیں۔ خود رسول اکرم ﷺ کو بھی ان کے حق میں دعا کرنے سے منع کردیا گیا تھا۔ اس مسئلے کی درج ذیل آیات قرآنی سے مزید وضاحت ہوجاتی ہے۔

(۔ (اے نبی) آپ ﷺ بخشش مانگیں یا نہ مانگیں برابر ہے۔ اگر ستر دفعہ بھی بخشش طلب کریں تو اللہ انہیں ہرگز معاف نہیں کرے گا۔ کیونکہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کا انکار کیا ہے۔ (التوبہ : ۸۰

(۔ نبی اور اہل ایمان کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ مشرکین کے لئے بخشش مانگیں۔ اگرچہ وہ ان کے قریبی ہی کیوں نہ ہوں۔ جب یہ پتہ چل گیا کہ یہ لوگ اپنے بد اعمال کی وجہ سے جہنم والے ہیں (التوبہ : ۱۱۳

(۔ (اے نبی) جب ان میں سے کوئی مرجائے تو اس پر نہ تو نماز پڑھیں اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہوں 'کیوں کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کا انکار کیا اور اسی فسق کی حالت میں مرگئے۔ (التوبہ ۸۴

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

[فتاویٰ صراط مستقیم](#)

ص259

محدث فتویٰ